گیارہ دن سے بخار شدید میں مبتلا ہیں ذرا سا افاقہ ہوا فوراً دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لاتے ہیں اور نصائح بالغہ اور مواعظ حسنہ سے لوگوں کو مستفید فرماتے ہیں (ز) آخری سانس ہے دیدۂ حق بین کو آسمان کی طرف اٹھایا اور اس کے اس پاک نام کا اعلان فرماتے ہوئے جس کی دعوت زندگی بھر دیتے رہے عالم بقا کی راہ لی۔ تاریخ عالم ایسا نمونہ دکھانے سے قاصر ہے جس کی زندگی کا ہر ہر لمحہ دعوت الی اللہ میں گذرا ہو۔

جذباتِ طالب

نظم بر تقریب سالانہ جلسہ مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی، شعبان ۱۳۵۵ھ

آج پھر ہے جلوہ آرا رحمتِ ربِّ جہاں
ذرہ ذرہ ہے منور از زمیں تا آسماں

صبحدم بادِ صبا سے سن کے پیغامِ بہار
ہیں خوشی میں عندلیبانِ چمن نغمہ کناں

ہم کو جس دن کی تھی مدت سے نہایت آرزو
آج وہ دن ہو گیا ہے رونقِ بزمِ جہاں

یعنی ہے رحمانیہ دہلی میں جو اک درسگاہ
جلسۂ سالانہ اس کا آج ہے با عز و شاں

اہلِ محفل مست ہیں ہر سوئے تقریر سے
جمع ہیں کیا کیا مقرر خوش سخن شیریں بیاں

سننے والے خود فراموشی کے عالم میں ہیں سب
ہر مقرر کا ہے دلکش آج انداز بیاں

مدرسہ رحمانیہ کی خوبیاں کیا پوچھئے
درحقیقت ملت بیضا کا ہے یہ پاسباں

کفر کی ظلمت مٹانے میں نہایت طاق ہے
خرمن بدعت کی خاطر بن گیا برق تپاں

ہوتے ہیں سیراب کیا کیا تشنگانِ علم و فن
بادۂ علم و ہنر کا ہے یہ وہ پیر مغاں

کیوں ترقی پہ نہ ہو سرمایۂ علمِ حدیث
سچے دل سے مہتمم صاحب ہیں اسکے پاسباں

طالبِ خستہ بھی اک مدت سے ہے مرہون فیض
بھر رہا ہے ہر طرح سے اپنا دامن بیگماں

اے بانی عبدالرحمان صاحب جود و کرم
جنت میں ترے بنا ہے قصر عالیشان

الٰہی طالب عاجز کی یہ ہے تجھ سے دعا
تا قیامت چمن یوں ہی رہے سرسبز و شاد

پیشکش

احقر عبید الرحمن طالب اعظمی
۔ر شعبان ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۴ر اکتوبر ۳۶ء